اکیلے نماز پڑھنے والے کی کوئی اقتداء کرے تو کیا حکم ہے؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ عرب ممالک میں جب ہم اکیلے نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں تو بعد میں آنے والا دوسرا نمازی کندھے پر ہاتھ لگا کر ساتھ کھڑے ہو کر مقتدی بن کر نماز شروع کر دیتا ہے، چاہے کوئی شخص فرض پڑھ رہا ہو یا سنت یا نفل نماز پڑھ رہا ہو۔ ایسا کرنا کیسا ہے؟ نیز اگر کوئی اس طرح تنہا نماز پڑھنے والے کے ساتھ بغیر تحقیق کے مقتدی بن کر شامل ہو جائے، تو اس کو کیا کرنا چاہیئے؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَایَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اقتداء صحیح ہونے کے لیے دیگر شرائط میں سے ایک بنیادی شرط یہ بھی ہے کہ امام و مقتدی دونوں کی نماز نام و صفت ہر دو اعتبار سے ایک ہو، یا امام کی نماز مقتدی کی نماز سے اعلیٰ ہو۔ یعنی دونوں ایک ہی دن اور ایک ہی وقت کی نماز (ادا یا قضا) پڑھ رہے ہوں، تو اقتدا درست ہے، یا امام فرض نماز پڑھ رہا ہو اور مقتدی سنت و نفل کی نیت سے شریک ہو تو امام کی نماز کے مقتدی کی نماز سے اعلیٰ ہونے کی وجہ سے بھی اقتدا درست ہو جائے گی۔ لیکن اگر امام اور مقتدی کی نمازیں وقت یا دن کے اعتبار سے مختلف ہوں جیسے ایک آج کی ظہر پڑھ رہا ہے اور دوسرا عصر کی نیت سے شامل ہو، یا ایک آج کی ظہر پڑھ رہا ہے اور دوسرا کل کی قضا پڑھ رہا ہو تو اقتدا درست نہیں ہوگی۔ یونہی اگر امام نفل یا سنت نماز پڑھ رہا ہو اور مقتدی فرض نماز کی نیت سے اس کی اقتدا کرے، تو یہ اقتدا بھی درست نہیں ہوگی کیونکہ مقتدی کی نماز امام کی نماز سے اعلیٰ ہے۔

یہ تو ایک عمومی جواب ہے، البتہ بعض عرب ممالک میں جو یہ طریقہ رائج ہے کہ مساجد، ائیر پورٹ، یا دیگر جگہوں پر جو بھی اکیلا نماز پڑھ رہا ہو، بعد میں آنے والا شخص اس کے ساتھ شریک ہو کر اس کی اقتدا میں نماز شروع کر دیتا ہے اور اس بات کی تحقیق بالکل نہیں کی جاتی کہ یہ تنہا نماز پڑھنے والا شخص فرض نماز پڑھ رہا ہے یا سنت و نفل ادا کر رہا ہے؟ فرض پڑھ

رہا ہے تو کونسی فرض نماز پڑھ رہا ہے ؟ آج کی وقتی فرض ادا کر رہا ہے یا قضا پڑھ رہا ہے ؟ پھر وہ شخص امامت کا اہل بھی ہے یا نہیں ؟ پھر عرب دنیا میں سفر کے دوران جمع بین الصلوتین عام ہے یعنی ایک وقت میں دو نمازیں جیسے ظہر کے وقت میں ظہر اور عصر دونوں پڑھ لینا تو ایسی صورت میں بھی وہی نمازیں مختلف ہونے کا مسئلہ درپیش ہو سکتا ہے ، پھر بہت سی جگہ عقیدے کا شدید اختلاف ، تو ایسی صورت میں بغیر تحقیق کے کسی کی اقتداء میں نماز شروع کر دینا واقعی ایک غیر محتاط انداز ہے اور بعض صورتوں میں اقتدا کرنے والے کی نماز اصلاً ہی ادا نہیں ہوگی جیسے اوپر تفصیل سے اس کی صورتوں کو بیان کیا گیا ہے ۔ لہذا اوپر کے ضروری احکام کے متعلق صحیح قرائن سے اقتداء درست ہونے کی معلومات ہونے کے بعد ہی نماز میں اقتداء کی جائے ۔ البتہ اگر قابل امامت شخص کے ساتھ بعد میں آنے والا کوئی شخص شریک ہو جائے تو تنہا نماز پڑھنے والے کو چاہئے کہ نماز کے بعد اس شخص سے دریافت کر لے کہ وہ کس نیت سے اس کے ساتھ نماز میں شامل ہوا ہے ؟ اگر اوپر بیان کردہ تفصیل کی روشنی میں اس کی اقتدا درست ہو سکتی ہو تو ٹھیک ، ورنہ اس کو بتا دے کہ آپ کی یہ نماز میری اقتدا میں درست نہیں ہوئی ، آپ اس کو دوبارہ ادا کر لیں ۔

واضح رہے کہ جن صورتوں میں بعد میں آنے والے شخص کا تنہا شخص کے ساتھ نماز میں شریک ہو کر اس اقتدا کرنا درست ہو سکتا ہے ، اس میں یہ ضروری نہیں کہ تنہا نماز پڑھنے والے شخص نے پہلے یا بعد میں امامت کی نیت کی ہو کیونکہ مقتدی کی نماز کے صحیح ہونے کیلئے امام کا نیتِ امامت کرنا ضروری نہیں ہوتا ۔

اقتدا کی شرائط میں سے ایک شرط ، امام اور مقتدی کی نماز کا ایک ہونا بھی ہے ، چنانچہ درمختار میں ہے : ”واتحاد صلاتھما“ ترجمہ : امام اور مقتدی دونوں کی نماز کا ایک ہونا ۔

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ ردالمحتار میں ارشاد فرماتے ہیں : ”قال فی البحر : والاتحاد أن یمکنہ الدخول فی صلاتہ بنیة صلاة الامام فتکون صلاة الامام متضمنة لصلاة المقتدی اھ فدخل اقتداء المتنفل بالمفترض“ ترجمہ : بحر الرائق میں فرمایا کہ اتحاد یہ ہے کہ امام کی نماز کی نیت کے ساتھ ، مقتدی کی نماز کا ، امام کی نماز میں داخل ہونا ممکن ہو ، لہذا اس میں نفل پڑھنے والے کی فرض پڑھنے والے کے ساتھ اقتدا داخل ہو گئی ۔ (درمختار مع ردالمحتار ، جلد 2 ، صفحہ 338-339 ، دار المعرفۃ ، بیروت)

نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض پڑھنے والے کی، اور ایک فرض پڑھنے والے کے پیچھے دوسرے فرض پڑھنے والے کی اقتدا درست نہیں ہوتی، چنانچہ تنویر الابصار مع درمختار میں ہے: "(و) لا (مفترض بمتنفل وبمفترض فرضا آخر) لأن اتحاد الصلاتین شرط عندنا" ترجمہ: فرض پڑھنے والے شخص کی نفل پڑھنے والے کے پیچھے اور یونہی ایک فرض پڑھنے والے کی دوسرے فرض پڑھنے والے کے پیچھے اقتدا درست نہیں کیونکہ امام اور مقتدی دونوں کی نماز کا ایک ہونا ہمارے نزدیک شرط ہے۔ (تنویر الابصار مع درمختار، جلد2، صفحہ 391-392، دار المعرفۃ، بیروت)

بہار شریعت میں ہے: "فرض نماز نفل پڑھنے والے کے پیچھے اور ایک فرض والے کی دوسرے فرض پڑھنے والے کے پیچھے نہیں ہو سکتی خواہ دونوں کے فرض دو نام کے ہوں، مثلاً ایک ظہر پڑھتا ہو دوسرا عصر یا صفت میں جُدا ہوں، مثلاً ایک آج کی ظہر پڑھتا ہو، دوسرا کل کی"۔ (بہار شریعت، جلد1، حصہ3، صفحہ 572، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مفتی وقار الدین علیہ الرحمۃ وقار الفتاوی میں ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: "اقتداء صحیح ہونے کے لیے ایک شرط یہ بھی ہے کہ امام و مقتدی کی نماز ایک ہو یا امام کی نماز مقتدی کی نماز سے اعلیٰ ہو یعنی دونوں ایک ہی وقت کے فرض پڑھ رہے ہوں، یا امام فرض پڑھ رہا ہے اور مقتدی نفل کی نیت سے اقتدا کرے تو جائز ہے۔ لیکن اگر مقتدی کی نماز امام کی نماز سے اعلیٰ ہو تو اقتداء باطل ہوتی ہے۔ یعنی امام نفل پڑھے اور مقتدی فرض یا واجب نماز پڑھنے کے لیے اس کا مقتدی بنے یہ نماز باطل ہے۔" (وقار الفتاوٰی، جلد2، صفحہ 206، مطبوعہ بزم وقار الدین)

امامت کی شرائط کے متعلق نور الایضاح میں ہے: "شروط صحة الامامة للرجال الاصحاء ستة أشياء، الاسلام و البلوغ و العقل و الذكورة و القراءة و السلامة من الاعذار" ترجمہ: مرد غیر معذور کے امام کیلئے چھ شرطیں ہیں: مسلمان ہونا، بالغ اور عاقل ہونا، مرد ہونا، قراءت (درست ہونا)، معذورِ (شرعی) نہ ہونا۔ (نور الایضاح، باب الامامۃ، صفحہ 155، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

امام اہلسنت سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فتاوی رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں: "جو شخص وضو و غسل وغیرہ طہارت ٹھیک کرتا ہو، نماز صحیح پڑھتا ہو، قرآن مجید ایسا غلط نہ پڑھتا ہو جس سے معنی بدلیں فاسد ہوں اس کے پیچھے نماز ہو جائے گی مگر امام بنانا جائز ہونے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ مذہب کا سنی خالص ہو فاسق علی الاعلان نہ ہو یعنی کوئی گناہ کبھی اعلان کے ساتھ نہ کرتا ہو صغیرہ بھی عادت و اصرار سے کبیرہ ہو جاتا ہے، جو شخص ان سب باتوں کا جامع ہو اُسے امام بنانے میں حرج نہیں۔" (فتاوی رضویہ، جلد6، صفحہ 535، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

اقتدا کے درست ہونے کیلئے امام کا نیت امامت کرنا ضروری نہیں، چنانچہ بہار شریعت میں ہے : ”مقتدی کو اقتدا کی نیت بھی ضروری ہے اور امام کو نیت اِمامت مقتدی کی نماز صحیح ہونے کے لیے ضروری نہیں، یہاں تک کہ اگر امام نے یہ قصد کرلیا کہ میں فلاں کا امام نہیں ہوں اور اس نے اس کی اقتدا کی نماز ہوگئی، مگر امام نے اِمامت کی نیت نہ کی تو ثواب جماعت نہ پائے گا اور ثواب جماعت حاصل ہونے کے لیے مقتدی کی شرکت سے پیشتر نیت کرلینا ضروری نہیں، بلکہ وقت شرکت بھی نیت کرسکتا ہے“۔ (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 3، صفحہ 495، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر : FAM-828

تاریخ اجراء : 25 محرم الحرام 1447ھ/21 جولائی 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com daruliftaahlesunnat DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat feedback@daruliftaahlesunnat.net